Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

مستقل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۵ وفا ۱۳۵۴ھش ۵ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۵۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۵ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

چکروں سے افاقہ ہے البتہ کمر درد کی تکلیف ابھی باقی ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے آمین۔

ربوہ ۴ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی کمزوریٔ طبع کے باعث نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے مسجدِ اقصیٰ تشریف نہ لے جاسکے۔ حضور کے زیرِ ارشاد نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ آلِ عمران کے چودھویں رکوع کی چند آیات کی تلاوت فرمائی اور ان کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں مومنوں کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور مغفرت کے حصول کے لئے کوشاں رہو تاکہ تم ابدی جنّت کے وارث ٹھہرو یہ جنّت ان پرہیزگاروں کے لئے ہے جو ہر حالت میں اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ غصّہ کو دباتے ہیں۔ اپنے بھائیوں سے عفو کا سلوک کرتے ہیں اور گناہ سرزد ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہدایت کو جھٹلانے والی اقوام کے حالات کا مشاہدہ کرکے عبرت حاصل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ غلبہ اور کامیابی کی بشارت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ربوہ ۵ وفا۔ کل شب آندھی آئی جس کے بعد مطلع ابر آلود ہوگیا اور قدرے بارش بھی ہوئی۔

آج علی الصبح اِس موسم میں پہلی بار تیز بارش ہوئی جو کافی عرصہ جاری رہی۔ اس کی وجہ سے موسم فی الوقت خوشگوار ہوگیا ہے۔ الحمدللہ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے خدا میں محبّت، وفاداری، احسان اور فیض رسانی کی بڑی بڑی صفات ہیں

مگر وہی پورے طور پر ان کا مشاہدہ کرسکتا ہے جو اس کی محبّت میں محو ہو جاتا ہے

”جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے اس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں محبّت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے بڑے بڑے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبّت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز بھی ہے اِس لئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنیوالے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دُور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کردے اور تمام جسم بھسم ہو جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبّتِ الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نُور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہاء اس مبارک محبّت کی ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے کسی کے کامل تعلق کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریّت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہو جاتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے۔ جس کو شعلۂ محبّتِ الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لے لیتا ہے وہ مظہر تجلّیاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبّت کی پیدا ہو جاتی ہیں۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴ تا ۱۸)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ وفا ۱۳۵۴ھش
۵ جولائی ۱۹۷۵ء

اُمّ المسائل کا درجہ رکھنے والا سب سے اہم مسئلہ

جب کسی قوم یا اقوام میں فساد و بگاڑ کی کیفیت رُونما ہونا شروع ہوتی ہے تو پہلے چھوٹی چھوٹی برائیاں ان میں پھیلتی ہیں، جب بُرائیاں عام ہو جاتی ہیں تو وہ رفتہ رفتہ شرک میں مبتلا ہو کر معبودانِ باطلہ کی پرستش کرنے لگتی ہیں اور بالآخر دہریت کا شکار ہو کر خدا کی ہستی کی سرے سے منکر ہو جاتی ہیں۔ انبیاءِ ماسبق کے حالات اِس امر پر شاہد ہیں کہ ان کی بعثت اُسوقت ہی ظہور میں آئی جب ان کی قوم میں شرک پھیلا ہوا تھا اور لوگوں نے بُتوں، چاند ستاروں، سانپوں اور دیوی دیوتاؤں کی پُوجا شروع کر دی تھی یا پھر وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہو کر دہریت میں مبتلا ہو گئے تھے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ:۔

(۱) اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝
(الانعام آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ ہماری (اِس) ورلی زندگی کے سوا کوئی (اور زندگی) نہیں ہے اور نہ ہمیں اُٹھایا جائے گا۔

(۲) هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ (المؤمنون آیات ۳۷، ۳۸)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ عقل سے بہت ہی دُور ہے اور ماننے کی بات نہیں۔ زندگی تو صرف ہماری اِس دُنیا کی زندگی ہے ہم کبھی مُردہ حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی زندہ حالت میں اور ہم کبھی مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اُٹھائے جائیں گے۔

(۳) مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ (الجاثیہ آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ یہی ورلی زندگی ہمارے لئے مقدر ہے۔ اِسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اِسی کا لُطف اُٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور زمانہ ہی ہمیں (اپنے اثر سے) ہلاک کرتا ہے۔

اُن گمراہ قوموں کے (جن کی اصلاح کیلئے انبیاء مبعوث کئے گئے تھے) کے اِن اقوال سے ظاہر ہے کہ گمراہی و ضلالت کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو جاتے ہیں اور آخرت کی جوابدہی کے خوف سے یکسر بے نیاز ہو کر کمال بے حیائی کے ساتھ گناہوں کا ارتکاب کرنا ان کا شیوہ بن جاتا ہے۔ جب بھی کوئی قوم گمراہی و ضلالت کی اِس آخری حد پر جا پہنچتی تھی خدا تعالیٰ اپنے کسی نہ کسی مامور کو مبعوث کر کے انہیں راہِ راست پر لانے کی سبیل پیدا کر دیتا تھا۔

موجودہ زمانہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بموجب آنحضورؐ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اقوامِ عالم کی اصلاح اور احیاءِ و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں ایک ایسا زمانہ ہے جس میں کرۂ ارض کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک بالعموم دہریت پھیلی ہوئی ہے۔ یورپ اور امریکہ کی اقوام پہلے تو تین خداؤں کو مان کر اور بالخصوص مسیح علیہ السلام کو خدا کی خدائی میں شریک مان کر شرک میں مبتلا ہوئیں اور پھر رفتہ رفتہ دہریت کی رَو میں بہتی چلی گئیں اور اب وہاں کے تمام باشندے عیسائیت کیساتھ محض رسمی وابستگی کے باوجود پکے دہریے بن چکے ہیں۔ رہیں وہ مشرقی اقوام جو اپنے مذہبی عقیدہ کی رُو سے خدا تعالیٰ کی ہستی کی قائل ہیں فی الحقیقت ان کا دہریہ ہونا بھی ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے کیونکہ اعمال و کردار کے لحاظ سے ان میں اور مغرب کی دہریہ اقوام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر فی الحقیقت وہ ہستی باری تعالیٰ کی قائل ہوتیں تو ان کے اعمال اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی کے آئینہ دار نہ ہوتے۔ یہی وجہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا نمائی کو اِس زمانہ کا سب سے اہم مسئلہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسے ام المسائل کی حیثیت حاصل ہے۔ آج دنیا ہستیٔ باری تعالیٰ کے انکار کی وجہ سے ہی تباہی کے کنارے آ لگی ہے اور سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ خدا کی ہستی کو از رُوئے دلائل ثابت ہی نہ کیا جائے بلکہ لوگوں کو اُس کی ہستی کا مشاہدہ کرا کے اُنہیں ایمان باللہ کی دولت سے مالا مال کیا جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اِس مسئلہ کو اُمّ المسائل قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آجکل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے۔ دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو وہ مانتے ہیں لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو اُنہیں معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اَور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال ان سے صادر ہوتے ہیں وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سمّ الفار سے واقف ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا اور نہیں کھاتا کیونکہ اُسے یقین ہے کہ مَیں اگر کھا لوں گا تو مر جاؤں گا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اُسے مالک، خالق اور قادر جان کر نافرمانی کیوں کرتا؟ اِس سے ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے اور قابلِ قدر وُہی مذہب ہو سکتا ہے جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے تاکہ دِلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۰۹، ۳۱۰)

پس اِس زمانہ کے تمام تر دُکھوں، مصائب اور تکالیف کی جڑ صرف یہ ایک امر ہے کہ مشرق و مغرب میں بسنے والی اقوام اور ان کے افراد خدا تعالیٰ کے وجود کے منکر ہو بیٹھے ہیں اور دہریت کے چنگل میں گرفتار ہونے کے باعث یکسر بے قید اور اباحتی زندگی گزار رہے ہیں اور اِس بناء پر جانوروں سے بھی بدتر بنے ہوئے ہیں۔ ایک کلّیۃً مادی تہذیب اور اس کی یکسر مادی اقدار نے انہیں اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کا مصداق بنا دیا ہے۔ وہ اقوام جو کسی نہ کسی مذہب کی طرف منسوب ہونے کے باعث بظاہر خدا کی ہستی کی قائل ہیں ان کے سراسر نافرمانی پر مبنی اعمال اِس حقیقت پر دال ہیں کہ ہستیٔ باری تعالیٰ کی قائل وہ بھی نہیں ہیں۔ اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آنے کی بنیادی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"انبیاء علیہم السلام کے دُنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور انکی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اُس زندگی سے جو اُنہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے۔ پس اِس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اُس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے، بلکہ دِکھانا چاہتا ہوں۔ اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱)

اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خصوصی امتیاز یہی یہ ہے کہ آپؑ نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل ہی پیش کرنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ لوگوں کو دکھا دیا کہ خدا ہے۔ "ہونا چاہیئے" اور "ہے" میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ اِس لئے ممکن ہوا کہ آپؑ کا وجود خدا نما وجود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ اپنی قدرت اور جلال کے زبردست نشان ظاہر فرما کر اور خود افراد کو اپنی ہستی کے نشانوں کا مورد بنا کر دُنیا پر اپنے وجود کو آشکار فرمایا اور اِس طرح دہریت کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ نشان نمائی کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اُسوقت تک جاری رہے گا جب تک کہ شرک اور دہریت کا نام و نشان نہ مٹ جائے اور خالص اور چمکتی ہوئی توحید دُنیا میں پھر قائم نہ ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

مکرم نذیر احمد صاحب خادم

ہمارے پیارے آقا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ
لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ
اَمْ اٰخِرُہٗ (الترمذی)

"میری اُمت کی مثال اُس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بہتر اور بابرکت ہے یا کہ آخری حصہ"

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمانِ مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح

آپ کی اُمت

کے دورِ اوّل کو بے انتہا حسنات، برکتوں اور رحمتوں سے معمور فرمایا تھا، اسی طرح وہ اُمتِ مسلمہ کے دورِ آخر کو بھی خیر کثیر سے بھر دیگا۔ اور درمیانی زمانہ میں گو بڑے بڑے فتنے اُٹھتے رہیں گے لیکن اس خیر الاُمم کا جس طرح آغاز نہایت درجہ مبارک تھا، اِس کا انجام بھی غایت درجہ مسعود و محمود ہوگا اور اس کے دورِ آخر اور نشأۃ ثانیہ میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور برکات غیر معمولی طور پر ظاہر ہوں گی۔ یہ دَور دراصل حضور کے اُمتی مسیح موعود کے ذریعہ شروع ہونا تھا جس کے بارہ میں حضور نے اُمت کو یہ خوشخبری سنائی تھی کہ

کَیْفَ تَہْلِکُ اُمَّۃٌ
اَنَا فِیْ اَوَّلِہَا وَالْمَسِیْحُ
فِیْ اٰخِرِہَا۔

(ابن ماجہ باب الاعتصام بالسنۃ)

"وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں خود میں ہوں اور جس کے آخر میں مسیح موعود ہوگا"۔

قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ شریعت اسلامیہ کو استحکام عطا فرمائے گا، اسلام کو تمام دوسرے ادیان پر کامل غلبہ عطا کر دے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کی برکات و فیوض پھر سے دنیا پر ظاہر ہوں گی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی
وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ
عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ
وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ

(الصف ع۱)

"وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں"۔

تمام مفسرین اس امر پر متفق ہیں کہ اس آیت میں تمام دوسرے دینوں پر اسلام کے جس غلبے کا ذکر ہے وہ غلبہ مسیح موعود اور اس کی جماعت کے ذریعہ ہوگا۔ اسی امر کی طرف سورہ جمعہ کی اس آیت میں بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا
یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ
الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

صحابہؓ کے سوا "ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس (رسول) کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے"۔

اس آیت کے بارہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ "آخرین" کون ہیں تو حضورؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ
مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ
رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ
مِّنْ فَارِسَ (بخاری)

"اگر کسی وقت ایمان ثریا تک بھی اُٹھ گیا تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ عظیم (الشان) اشخاص اُسے دوبارہ دنیا میں لے آئیں گے"۔

اس عظیم الشان شخص یا اشخاص سے مسیح موعود اور اس کے خلفاء مراد ہیں حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ
ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ
لَھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ
یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ
الْفِتَنِ (البیہقی)

"کہ اس اُمت کے آخر میں ایک ایسی جماعت قائم ہوگی جنہیں ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں یعنی صحابہؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند اجر ملے گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور دین میں فتنہ برپا کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے"۔

ان پیشگوئیوں کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے اختتام پر جبکہ اسلام سخت خطرہ میں تھا اور مسلمانوں کی عملی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہو گئی تھی اور ہر کوئی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ ؎

"رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی"

تو اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی حفاظت اور اسلامی شریعت کے استحکام اور غلبہ اسلام کیلئے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اپنے حبیبؐ کی اتباع میں مہدی معہود اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی برکت سے اسلام کی صداقت و حقانیت کے ثبوت میں زبردست نشانات دکھائے اور تمام مخالفین اسلام کو ٹھوس دلائل اور براہین کی رو سے ساکت و لاجواب کر دیا اور اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت کر دیا۔ عیسائی عقائد کا بودا پن ثابت کرنے کے لئے آپ نے قرآنی دلائل سے لیس ہو کر عیسائیت کے حصار پر ایسے زوردار حملے کئے کہ عیسائی عقائد کا حصار پیوند زمین ہو گیا عیسائیوں کو نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں شکست فاش ہوئی بلکہ ان کے اپنے ممالک میں بھی مسیح موعود کے غلاموں نے میدان ان سے چھین لیا اور آج حالت یہ ہے کہ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کوئی بڑے سے بڑا عیسائی منّاد یا کسی اور مذہب کا عالم احمدی مبلغین کے مقابلہ میں آنے کی سکت نہیں رکھتا اور ہر جگہ اور ہر دیار میں قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ کا نقارہ بج رہا ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا جھنڈا دلائل و براہین کے ساتھ دوسرے ہر جھنڈے سے اونچا لہرا رہا ہے۔

دوسری طرف حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اپنے مسلمان بھائیوں کے اُن عقائد کی اصلاح فرمائی جو اسلام کے عقائد نہ تھے بلکہ قرآن کریم اور سنتِ رسولؐ کے خلاف تھے مثلاً آپ نے قرآن کریم، احادیث نبوی اور آسمانی شہادات نیز بیسیوں شواہد اور تاریخی حقائق سے ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح ابن مریم رسول اللہ اسی طرح وفات پا چکے ہیں جس طرح باقی تمام انبیاء اور خود نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ پھر آپ نے بتایا کہ اسلام کا خدا زندہ اور کامل اور دائمی قدرتوں کا مالک ہے وہ جس طرح پہلے اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اُن کو جواب دیتا اور اُن سے ہمکلام ہوتا تھا اب بھی وہ اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا اور ان کی دعاؤں کو قبول کرتا اور اُن کا جواب دیتا ہے۔ اس کی کوئی صفت نہ باطل ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار۔ سب رسولوں سے افضل ہیں۔ آپ کا فیضِ روحانی تاقیامت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاری ہے۔ آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک ہر نبی آپؐ کے احسان کے نیچے ہے اور بعد میں آنے بھی آپؐ کے فیض آپؐ کی اطاعت اور غلامی کے محتاج ہیں یہ مقام جملہ نبیوں میں سے صرف حضرت محمد رسول اللہؐ کو ہی حاصل ہے کہ آپؐ کی اطاعت کی برکت سے آپؐ کے امتی صدیق الشہید اور صالح ہونے کے علاوہ امتی نبی کا مقام بھی پا سکتے ہیں۔ یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی میں ہرگز نہیں ہے۔ پھر حضرت مرزا صاحب نے اس غلط عقیدہ کی بھی اصلاح فرمائی کہ نعوذ باللہ قرآن میں ناسخ و منسوخ آیات پائی جاتی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم کامل و مکمل، ہر شبہ و شک سے بالا کتاب ہے جس کا ایک حرف نقطہ یا شعشہ بھی نہ منسوخ ہوا ہے نہ منسوخ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار امور میں آپؑ نے حکم و عدل کی حیثیت سے صحیح فیصلہ فرمایا اور اسلام کی کامل و حسین تعلیم کا حقیقی حسن و جمال لوگوں کو دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخر ایک انسان تھے وہ ہدایت و رشد اور غلبہ اسلام کی نہایت عظیم اور بے حد کٹھن مہم کا نہایت کامیاب آغاز فرما کر اور اسلام کی فتح مبین کے راستے متعین فرما کر اور آخری کامیابی کے اصول و ذرائع بتا کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے لیکن آپؑ کی وفات کے ساتھ آپ کا کام اور مشن ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ نور اور روشنی جو آپ اللہ تعالیٰ سے لے کر آئے تھے وہ آپ کے خلفاء کے ذریعہ برابر دنیا میں پھیل رہی ہے اور اسلام کی برکات آپؑ کے خلفاء اور ان کے خدام کے ذریعہ ملک ملک اور شہر شہر میں ظاہر ہو رہی ہیں۔

درحقیقت انبیاء اور مامورین الٰہی کی برکات کو دوام بخشنے اور ان کے انوار کو پھیلانے اور قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی خلفاء کا نظام قائم فرماتا ہے۔ ہر نبی کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام قائم فرمایا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ

(کنز العمال)

ایسا کوئی نبی نہیں جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت قائم نہ فرمائی ہو۔"

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی منہاج نبوت پر مبعوث ہوئے تھے اس لئے ضروری تھا کہ آپ کے بعد بھی خلافت کا مبارک نظام قائم ہوتا۔ اسی لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر صفحہ ۴۶۱)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"تم میں نبوت قائم ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اسے اٹھا لے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اسے اٹھا لے گا۔ پھر کوتہ اندیش بادشاہت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اسے بھی اٹھا لے گا پھر ظالمانہ بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اسے بھی اٹھا لے گا پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اس پر حضورؐ نے خاموشی اختیار فرمالی اور کچھ نہ فرمایا۔"

اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانچ ادوار کا ذکر فرمایا جو علی الترتیب امتِ مسلمہ پر آنے تھے۔ پہلا دور خود حضور کا اپنا انتہائی مبارک دور تھا۔ پھر دوسرا دور خلافت راشدہ کا دور تھا جو حضورؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سے شروع ہو کر حضرت علیؓ پر ختم ہو گیا تیسرا اور چوتھا دور نالائق (سوائے چند استثناؤں کے) اور ظالم بادشاہوں کا تھا جن سے لوگوں کو مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا اور اسلام کو نقصان پہنچا۔ پانچواں دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد شروع ہوا ہے حضورؐ نے پھر "خلافت علیٰ منہاج النبوۃ" کا دور قرار دیا ہے یہ دراصل قیامت تک رہنے والا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اولؓ حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدینؓ سے شروع ہوا ہے جس کے دوسرے مظہر حضرت الحاج مرزا بشیرالدین محمود احمد ہوئے۔ اس مبارک دور کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ (اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں غیر معمولی برکت بخشے اور ہم حضور کے عہد مبارک میں ہی اسلام کے ہر جہت سے کامل غلبہ کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔)

اسلام کے اس پانچویں آخری دائمی دور کی نہایت وسیع برکات کا ذکر ایک روایت میں یوں آتا ہے:۔

ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ تَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْاَرْضِ يَرْضٰى عَنْهَا سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرٍ اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا وَبَرَكَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ۔

"پھر خلافت نبوت کے طریق پر ہوگی جو لوگوں کے درمیان سنت نبویؐ کے مطابق عمل کرے گی اور اسلام زمین میں پاؤں جمائے گا اس سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان خوب کھل کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین بھی اپنے سارے خزانے اور اپنی ساری برکتیں نکال باہر کر دے گی۔"

(اس روایت کو شاطبی نے "موافقات" میں اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ نے "منصب امامت" میں نقل کیا ہے۔)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانی بعثتِ ثانیہ کا دور جو حضورؐ کے عظیم روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ شروع ہوا اس دور میں تمام ادیان پر اسلام کے غالب آجانے کی جو پیشگوئیاں کی گئی تھیں وہ دراصل خلافت سے وابستہ تھیں۔ چنانچہ واقعات و حقائق گواہ ہیں کہ مذکورہ بالا روایت کے عین مطابق مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا اور اس وقت دنیا کے کم و بیش پچاس ممالک میں مضبوط احمدی جماعتیں قائم ہیں اور جماعت کے بیسیوں نہایت فعال مبلغین شب و روز تبلیغ اسلام میں سرگرم عمل ہیں۔ سینکڑوں مستقل، عالیشان مساجد متعدد ہسپتال، سکول اور اخبارات و رسائل اسلام کی اشاعت اور بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف ہیں اور ہزاروں سعید روحیں شمع خلافت کے پروانوں کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہو کر نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج رہے ہیں اور وہ لوگ جو کل تک اسلام کے دشمن تھے آج خلافت کی برکات کے نتیجہ میں اسلام کے حامی اور خدمت گذار بن چکے ہیں۔ تحریک جدید اور وقف جدید، جماعت کی پانچ فعال تنظیمیں۔ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ ان کے علاوہ خلیفۂ وقت کی قیادت میں اپنی ذاتی تربیت اور خدمت اسلام میں مشغول ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "فضل عمر فاؤنڈیشن" "وقف عارضی" "وقف بعد ریٹائرمنٹ" "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ایسی نہایت بابرکت تحریکیں جاری فرما کر غلبہ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر کرنے کے لئے ایک نہایت درجہ موثر نظام قائم فرمایا ہے۔ وہ دن اب زیادہ دور نہیں جب صرف اسلام ہی اہل دنیا کا واحد مذہب ہوگا۔ آئندہ صدی انشاء اللہ غلبہ اسلام کی صدی ہوگی۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم اپنے پیارے امام کی جاری فرمودہ ان تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے چلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں تاکہ ہمارا قدم ہر آن آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور دنیا کی کوئی مخالفت اور اسلام دشمنوں کا کوئی بڑے سے بڑا منصوبہ بھی ہمارے عزائم کو پست اور ہماری قوتِ عمل کو سست نہ کر سکے بلکہ ہم اپنے اموال و اوقات اور جانیں تک قربان کر کے بھی وجہ تخلیق کائنات سرورِ دوعالم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو سب جھنڈوں سے اونچا لہرا دیں۔

اس وقت ہمارے سامنے یہ سوال نہیں کہ ہماری عزتیں، ہمارے اموال اور ہماری جانیں خطرہ میں ہیں، ہم ان کو میں بلکہ ہمارے سامنے سوال یہ ہے غلبۂ اسلام کی وہ عظیم مہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع فرمائی تھی اور جسے آپ کے خلفاء آگے بڑھا رہے ہیں وہ خدانخواستہ کہیں ہماری کمزوری و کوتاہی کے نتیجہ میں ناکام نہ ہو جائے۔ ہم اس وقت تک اپنی کسی عزت کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم نبیوں کے سرتاج، تمام رسولوں کے فخر، خیر المرسلین، خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت اور حکومت کو ساری دنیا میں قائم نہ کر لیں۔ پس اس عظیم الشان مقصد کے سامنے ہماری عزتوں، ہماری جانوں اور ہمارے مالوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ اگر یہ سب کچھ کھو کر بھی ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کر دیتے ہیں تو یہ بڑا ہی سستا سودا ہے۔ ہمارے پیارے امام نے حال ہی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بائیسویں تربیتی کلاس کے نام اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا ہے کہ:۔

"اپنے ربِّ کریم سے کبھی بے وفائی نہیں کرنی۔ غلبۂ اسلام کے لئے جس جہاد میں ہم مشغول ہیں جہاد کے اس میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانے سے زیادہ لعنت کا کوئی گناہ نہیں۔"

(الفضل ۵ رمئی ۱۹۷۵ء صفحہ ۱)

پس اے فرزندانِ احمدیت! اے مسیح محمدی کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!! اور اے شمعِ خلافت کے جاں نثار پروانو!!! اپنے "دین کو دنیا پر مقدم رکھنے" اور غلبۂ اسلام کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے عہد کو ہمیشہ یاد رکھو اور اپنے ربِّ کریم کے وفادار بندے بن کر نظامِ خلافت کی کامل درجہ فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کے جہاد میں دلیرانہ وار ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جاؤ تاکہ تمہارا رب تم سے راضی ہو جائے اور قیامت کے روز وہ اپنے مقبول بندوں میں تمہیں شامل کر لے، تم اس سے راضی ہو جاؤ اور وہ تم سے راضی ہو جائے۔

آمین یا ارحم الراحمین۔

اے قادر و کریم ربِّ جلیل تو اپنے فضل و کرم سے نعمتِ خلافت تا قیامت ہم میں قائم رکھ، ہمیں نعمتِ خلافت سے وابستہ رہ کر اسلام کی مقبول خدمت کی توفیق عطا فرماتا چلا جا اور ہمیں اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دکھا جب ساری دنیا پر تیرے محبوب ترین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے۔

آمین ثم آمین +

مطالعہ کتب

ماہ جولائی ۱۹۷۵ء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

محترمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ بشیر احمد صاحب مالی سکنہ احمد نگر متصل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بشیر احمد صاحب مالی وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۳-۴۳-۷ / ۱۶۷-۳۱۵ میں اس وقت مبلغ -/۵۹۱ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کی تین چھوٹی بچیاں بعمر ۸-۱۰-۱۲ سال جائز وارث ہیں۔

استدعا ہے کہ رقم مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں تاکہ میں بچیوں کا پیٹ پال سکوں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۲۳ راگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ ظہور ۱۳۵۴ھش مطابق ۲۳ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ میٹرک کا امتحان ہو چکا ہے اور نتیجہ نکل چکا ہے۔

ایسے طلباء جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

اچھی گفتگو

کی صلاحیت رکھنے والے نوجوان اچھے نمائندگان سیل مین (SALES REP) بن سکتے ہیں۔ میٹرک یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والے اچھی شخصیت کے مالک نوجوانوں کیلئے کم از کم ابتدائی مشاہرہ -/۲۵۰ روپے ماہوار۔ T.A — D.A اور دیگر مراعات اس کے علاوہ۔ اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ ۱۰ رجولائی تک درخواستیں بھجوائیں۔

مینیجر کیو ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

دعائے نعم البدل

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقفِ جدید کی بچی بعمر ساڑھے تین ماہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہو کر فوت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور والدین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

ناظم ارشاد

وقفِ جدید۔ ربوہ

پتہ درکار ہے

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب ولد چوہدری رستم علی صاحب وصیت نمبر ۱۰۸۹۶ ساکن شکار پور ضلع گورداسپور نے ۷ رجون ۱۹۴۳ء کو قادیان میں وصیت کی تھی۔ چوہدری صاحب ۱۹۵۱ء میں بطور درویش قادیان میں مقیم تھے اس کے بعد محمد آباد اسٹیٹ میں مقیم رہے ہیں۔

ضروری خط و کتابت کے لئے ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

قائدین مجالس مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری ماہ مئی و جون ۱۹۷۵ء جلد مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم اطفال)

قائدین کرام! اطفال و خدام کے حل شدہ پرچہ جات کا انتظار ہے۔ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان بڑھانے کیلئے خدا تعالیٰ کے انعامات پر غور کرنے سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہے

امام کے ماتحت جو اعمال بجا لائے جائیں ان میں زیادہ ثواب ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ:-

”ایمان بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے انعام پر غور کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایمان، عقائد، اعمال و معاملات کے لحاظ سے بے نظیر نعمتِ اسلام ہے اور پھر مسلمانوں کے لئے وہ فرقہ جو خلفاء اللہ کے سلسلے کو مانتا ہے ان سے بڑھ کر نہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر کوئی مؤید من اللہ نہیں۔

انسان اکیلی نماز زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے۔ پس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جو خدا نے ہم کو دی ہے مگر اس انعام میں اُن الفاظ کو بھی یاد رکھو کہ ”دین کو دنیا پر مقدم کروں گا“۔ بڑی ذمہ واری کا وعدہ ہے یہ وعدہ کسی عام انسان کے ہاتھ پر نہیں بلکہ امام کے ہاتھ پر۔ نہیں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کر کے خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے۔ پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے اور بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کر کے مومن اس بات کو سوچے کہ ایک وقت آتا ہے وَاتَّقُوْا یَوْمًا۔ ایک وقت آتا ہے کوئی دوست آشنا، اپنا بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بھی اس کی بیماری کو نہیں بٹا سکتے۔ یہ نمونہ اس بات کا ہے کہ یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سفارش اور جرمانہ کام نہیں آتا۔ اس لئے اُس دن کیلئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کر کے محبتِ الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے وعدوں کا لحاظ کرو کہ ”دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے“ رنج و راحت، عُسر و یُسر میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے پھر کہتا ہوں کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ جو وعدوں کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ جھوٹے اور وعدوں کی خلاف ورزی کرتے کرتے انسان کا انجام نفاق سے مبدل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو اس سے بچائے اور صدق، اخلاص اور اعمال حسنہ کی توفیق دے!!! آمین!!!“

(خطباتِ نور جلد اول ص۱)

آپ کی مساعی

سے آگاہی اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ اپنی ماہانہ رپورٹ انصار اللہ مرکز میں بھجوائیں گے۔ (قائد عمومی)

دعائے مغفرت

۱۔ عاجز کے والد محترم چوہدری فتح دین صاحب باجوہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دو ہفتے بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم والد صاحب بڑی خوبیوں کے مالک اور دعا گو بزرگ تھے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(طفیل احمد باجوہ۔ مورو ضلع نواب شاہ)

۲۔ میرے داماد عزیز راجہ ناصر احمد صاحب (26/129 ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸) کے بڑے بھائی راجہ مبارک احمد صاحب آف رنگون ۲۳ رجون کو کراچی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم محترمہ ظفر نور صاحبہ آف نور ہسپتال قادیان کے بیٹے تھے اور بہت مخلص احمدی تھے۔ ان کے نانا محترم ملک مولا بخش صاحب آف گورالی ضلع گجرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

مرحوم کی میت گورالی ضلع گجرات میں ان کے آبائی قبرستان میں دفن کی گئی ہے۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

ہدایات متعلقہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۷۵ء

سالانہ اجتماع سے متعلقہ شائع شدہ تفصیلی ہدایات تمام لجنات کو بھجوا دی گئی ہیں مختصر طور پر یہ درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

۱۔ لجنات اس امر کو نوٹ کر لیں کہ شوریٰ میں ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ شامل ہو سکتی ہے۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کے مقابلہ جات میں فی مقابلہ صرف ایک ممبر لی جائے گی تعداد اس پر اثر انداز نہ ہوگی۔

۳۔ اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کیلئے لجنات تجاویز فوری طور پر بھجوائیں تاکہ اجتماع سے کافی وقت پہلے ایجنڈا تیار کروا کے آپ کو بھجوایا جا سکے اور آپ تجاویز پر پوری طرح غور کر کے آئیں۔

۴۔ لجنات یہ امر خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ یہ اجتماع کوئی عام جلسہ نہیں بلکہ اس میں صرف نمائندگان شرکت کرتی ہیں۔ ایسی نمائندگان آئیں جو پورے پروگراموں میں شامل ہوں اور بچے ساتھ نہ لائیں۔ اگر زائرات آئیں تو ایسی آئیں جو پہلے سے اجازت حاصل کر لیں۔ کیونکہ کسی ایسی بہن کے قیام و طعام کی ذمہ داری لجنہ مرکزیہ پر نہیں ہوگی جس کے پاس ان کی صدر کی منظوری نہ ہوگی۔

۵۔ اجتماع سے متعلق مقابلہ جات کے عنوانات اور دیگر ہدایات سب لجنات کو بھجوا دی گئی ہیں۔ جس لجنہ کو نہ ملی ہوں وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۷۵ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی فعال لمبی زندگی سے نوازے، آمین۔

(شوکت حسین بٹ کارکن نظارت بیت المال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

درخواستِ دعا

میری اہلیہ چند یوم سے سخت بیمار ہے حالت تشویشناک ہے احباب صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عبد اللہ کارکن خلافت لائبریری۔ ربوہ)

کتاب برائے مطالعہ خدام ماہ جولائی آسمانی فیصلہ مقرر ہے۔ (مہتمم تعلیم)